غیر مقلدین کے رد میں ایک اہم اور نایاب فتویٰ

پاکستان میں پہلی بار شائع ہوا ہے

انتظام المساجد

باخراج

اھل الفتن والمفاسد

تالیف

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبد القادر لدھیانویؒ

شائع کردہ

انجمن خدام امام ابو حنیفہؒ پاکستان

نام کتاب ـــــــ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

تالیف ـــــــ مولانا محمدؒ صاحب لدھیانوی

قیمت ـــــــ دو روپے (۲/-)

ناشر ـــــــ انجمن خدّام امام ابوحنیفہؒ پاکستان

مطبع ـــــــ

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن و المفاسد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصًا امام اعظمؒ کو مورد اُن آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتوےٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بیعۃ الجمعہ میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور موطا امام مالک میں موجود ہے اُن پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے، حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور ماوّلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبد اللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے، اور واسطے جواز مواکلت او مشاربت اہل کتاب کے یہ سند اقرائی گیا ہے کہ جو قروط آبخورے چربی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے ہیں ہے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرت صلعم اُن کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیار پوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اُس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادر یون لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہلِ حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بایں نیت کہ اُس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا میں داخل ہے یا نہیں — بیّنوا توجروا۔

الجواب

اللھم ارنا الحق حقًا والباطل باطلًا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصًا حرمین شریفین و اولیاء کرام و سلاطین عظام میں قدیم الزمان سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور اُن لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں۔ یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو اُمت محمدیہ صلعم کے حق میں شارع سے منصوص ہیں سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہوں گے زمین کے بندے میرے نیک۔

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ہ (فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا اُن کو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا اُن لوگوں کو کہ پہلے اُن سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے اُن کے دین اُن کا جو پسند ہے واسطے اُن کے اور البتہ بدل دے گا اُن کو پیچھے ڈر اُن کے امن کو)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے واسطے حقیقت سنت جماعت و ابطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماضٍ منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ھٰذہ الامۃ الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس اُمت کا دجال کو)

فائدہ: پس اگر تقلید اماماں دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہٗ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے خدا جل شانہٗ، بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اسی طرح مردود ہے۔ اماماں دین خصوصًا حضرت عمرؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات و احادیث وارد ہیں بلکہ چودہ آیات حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرت نے اُن کے حق میں فرمایا وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان

عمرو قلبہ ۔یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر۔
اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے:
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی
فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجئی فی آخر الزمان
قوم ینقصونھم الا فلا تنا کحوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تنا
کحوھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ۔
حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق
سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا اُن کو
مددگار میرے اور کیا اُن کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ)
اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے کرنے کے طرف اُن کی
آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ اُن کے
اور اُن کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ
اُن کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ صاحب نے
وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استاد اور پیر و مرشد
پر طعن کرنا سخت ترین ایذا انسانی سے ہے۔ اور صاحب اشباہ نے لکھا
ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے حیث قال
وکذا کل موذٍ فی المسجد ولو بلسانہ یمنع من المسجد انتہٰی۔
اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے۔ جیسا کہ امام
رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ مستقر علی العرش او
جالس علیہ مردود لوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ انتہٰی۔ اور تفسیر بیضاوی
میں لکھا ہے کہ آیات متشابہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر معانی آیات کے

لے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں ۔ حیث قال تحت ھذہ الاٰیۃ فاما الذین فی
قلوبھم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعۃ فیبتغون لظاھر
ابتغاء الفتنۃ طلب ان یفتنوا الناس عن دینھم بالتشکیک
انتھیٰ ملخصًا ۔ اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے عقد الجید میں لکھا ہے
کہ مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم کو رُوسیاہ کر کے نکال
دینا لازم ہے ۔ وھذہ عبارتہ فقیہ یفتی مذھب سعیل ویزوج
الاول بسود وجھہ ویبعد انتھیٰ ملخصًا ۔ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے
کہ ایسے عالم کو شرعًا کافر قرار دینا بعید نہیں ۔ حیث قال لایحل لمسلم
ان ینقلہ لکونہ مخالفًا للکتاب والسنۃ والاجماع والامر فیہ
من ضروریات الدین لایبعد اکفار مخالفہ انتھیٰ ملخصًا ۔ اور
ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں ۔ قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّھٰتُ
نِسَاۗئِکُمْ ۔ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری ۔ تفسیر کبیر میں یہ حدیث
نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراۃ فلا یحل لہ ان یتزوج امھا دخلت
بھا اولم یدخل ۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص کسی عورت سے اُس
پر ساس اُس کی حرام ہے اگرچہ اُس عورت سے دخول نہ کیا ہو اور جو شرائط
جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعالِ شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کی وہ سخت
بے دین ہے ، کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اُس نے
ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اُس کو حنفی گمان
کرتے ہیں وہ کاٹھ کے اُلو ہیں اگر کوئی اُن کو ماں بیٹے کی گالی دے اُس کے
تو بہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ الجمو میں شیطان
لکھ رہا ہے اُس پر ذرا بھی خیال نہیں ۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور

مادلہ پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے چونکہ تقلید شخصی کے وجوب
اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے
میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللّٰہ تعالیٰ واتبع سبیل من
اناب الیّ ولاشک ان الائمۃ الاربعۃ من المنیبین الی اللّٰہ۔ پس تقلید
کو حرام اور مقلدین کو شرک کہنے والا شرعًا کافر بلکہ مرتد ہوا۔ لان تحریم ما
احل اللّٰہ واکفار المسلم کفروا لکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا
قال فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ
وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللّٰہ صار مرتدا۔ اور افتراء
مندرجہ استفتاء درباب اکل فروط مذکورہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر کفر
صریح اور ارتداد قبیح ہے ـــ وذکر صاحب تحفۃ الاخلاء فی عصمۃ
الانبیاء بماحاصلہ ان کل من قال قولا یدل علی اھانۃ نبیٍّ
من الانبیاء مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ سواء کان
قاصد السب او لم یقصد لکن صدر عنہ ابالجھالۃ او اثر غمر
او قلۃ مراقبۃ وقلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتھور فی کلامہ فھو ساب لہ
وحکم القتل بالکتاب والاجماع قال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ
اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا
اَلِیۡمًا فکل من اذی النبی فھو ملعون وقال اللّٰہ تعالیٰ ملعونین اینما
ثُقِفُوۡۤا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل عن
علی ابن ابی طالب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من
سب نبیًا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاضربوہ ولھذا اجمع العلماء
من المفسرین والمحدثین ... الفتویٰ من المجتھدین من لدن

الصحابة رضی اللہ عنہم اجمعین الی یومنا علی ما ذکرنا ولا یقبل عذره بالجہل اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالة لان معرفة ذات اللہ وصفاته وما یتعلق بانبیائه فرض عین مجملا فی مقام الاجمال ومفصلاً فی مقام التفصیل ولہذا افتی فقہاء الاندلس تقبل ابن حاتم بما شہد علیہ من استخفافه بحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسمیته ایاه اثناء مناظرة بالیتیم وزعم ان زہده صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن قصداً ولو قدر علی الطیبات اکلہا وہذا جہل من ذالک الملعون بما جاء انه علیہ السلام خیر من ان یکون نبیا ملکا وبین ان یکون نبیا عبداً فاختار الفقر وقال اجوع یومًا فاصبر واشبع یومًا فاشکر فالملعون المذکور اراد الطعن فی زہده والقدح فی فقره مع انه محل فخره تواضعا لربه وانکسارا فی امره فان کان القائل ممن تصدی لان یوخذ منه العلم او الروایه او یجزم بحکمه لکونه اسیرا اوقاضیا او یجزم شہادته لعدالته او یفتی فی الحقوق یجب علی سامع قوله الافشاء والاشاعة بما سمع منه والتنفیر للناس عنه ویجب الشہادة علیہ بما قاله لیجتنب علی من بلغه ذالک الذی صدر عنه من ایمة المسلمین انکاره وبیان کفره وفساد قوله صیانة للانبیاء عن الطعن والنقص لا یجوز التہاون عنہا فی حق مومن الا اذا قام بہذا من علا به الحق وافصلت به الحکومة وظہر به الصدق سقط عن الباقین لکن مع ذلک لیستحب لہم الدعوی والشہادة للتقویة والتشہیر للقضیة والمبالغة فی الاجتناب

والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لا یعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لا یعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم و حکم الافتری قد مر من القتل والمشہور من مذہب مالک واصحابہ واقوال السلف وجمہور العلماء قتل الساب والمفتری حد الاکفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سحنون اجمع علماء الاعصاء انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر ولحق بہ واذا سمعت ھذا فلا اظنک شاکا فی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات المہمۃ للعامۃ لاسیما للعلماء والمشتہرین بالفتوی۔

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرت پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہوجاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اُس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسی طرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دُور نہیں ہوتی۔ اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اُس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردد نہ کریں۔ ورنہ زمرۂ مرتدین میں یہ بھی داخل ہوں گے کیونکہ صیانت انبیاء کے طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر بلحاظ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماء اور شہر اندلس نے ابن حاتم

کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے مفسدہ کے مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزا یابی اس کے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور اُس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اُس کے کو زہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور آیت تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ۔ زمرۂ مرتدین میں داخل ہوگا۔ اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کی اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

سوال: اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعاً درست نہیں پس تم ان لوگوں کو کافر اور مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب: البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اھل القبلۃ انہ لا یکفر نا لم یوجد شئی من امارات الکفر انتہٰی صاحب مواقف بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر اُن کی اہلسنت جماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے۔ حیث قال نا قلا عن بعض المعتزلۃ الناس قادرون علی مثل القرآن ولا دلالۃ فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الرہان تدہم

ومحدث هو المسیح والیهود والنصاری وباقی الکفرة بمیرون ترابالا یدخلون نارًا وعن بعض الشیعة الله تعالیٰ جسم فی صورة انسان بل رجل من نور والائمة والبوطالب نبی ولاجنة ولا نارًا وعن بعض الخوارج کفر علیؓ بالتحکیم وابن ملجم محق فی قتلہ انتہی ملخصًا۔

یعنی بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن کی مانند اور کلام لوگ بنا سکتے ہیں اور قرآن میں کسی چیز کی حلال حرام ہونے کا ذکر نہیں اور خدا دو ہیں اور کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا خاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا جسم ہے مثل آدمی کی اور جتنے امام اہل بیت کے گذرے ہیں سب پیغمبر ہیں اور ابوطالب بھی پیغمبر ہے اور خارجی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ کافر ہیں اور ابن ملجم قاتل اُن کا حق پر تھا۔ خیال کرنے کا مقام ہے کہ کوئی اہل اسلام کہہ سکتا ہے کہ فرقہائے مذکورہ جو اہل قبلہ کہلاتے ہیں کہ یہ مرتد اور کافر نہیں۔ اسی واسطے صاحب مواقف نے اخیر میں لکھا لا یکفر احد من اهل القبلة الا بما فیہ نفی الصانع او شرک او انکار النبوة او انکار ما علم مجیہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورة او انکار المجمع علیہ انتہی ملخصًا۔ باقی تحقیق بطور بسط اس مسئلہ کے بیچ رسالہ اس عاجز کے جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے جواب میں لکھا ہے موجود ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے میں شک نہ کرنا چاہیے۔ قال اللہ تعالیٰ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اِذَا عَاهَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۞ جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ بر استقبال قبلہ و نماز روزہ فریفتہ نشوید نشنیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چہ فرمودہ است لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را بایں چیزہا درست کرد مومن است و ہر کہ بیکے ازینہا منکر شد کافر است۔ انتہیٰ

سوال: اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل در آمد بموجب اسی آیت کے ہے۔

جواب: اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق اہل سنت جماعت کی مثل خوارج کے در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا ان کا مساجد سے لازم ہے، لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الآیۃ۔ قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلّت ھذہ الاٰیۃ علی ان الکفار ممنوعون من عمارۃ مسجد من مساجد اللہ وفی البیضاوی عمارۃ المسجد العبادۃ والذکر ودرس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں رہتا ہے۔ قال فی الوقایۃ ویزول ملک المرتد عن مال موقوفا فان

اسلم عادا انتھیٰ۔

سوال: بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتا سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب: اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت اُن کی مدنظر رکھتے ہیں مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان، بنگالہ یا پنجاب وغیرہ میں واقع ہو چندہ جمع ہوکر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اُسی فریق میں داخل ہوئے اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحتہً کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضرور ہے کیونکہ خلط ملط ہونے ان کے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل وعید آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرت صلعم کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کرکے ویران کیا۔ وفی البیضاوی عام لکل من خرب مسجد او سعیٰ فی تعطیل مکان للصلوٰۃ وان نزل فی الروم لما غزوہ بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اھلہ او المشرکین لما منعوا رسول اللّٰہ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتھیٰ ۔ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست

نہیں اگرچہ اس کے آنے سے ایذا اور فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لہسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین عمرؓ عجوزہ مجذومہ کو طواف مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے۔ عن ابن عمر ان النبیؐ قال فی خیبر اکل من ہذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا رواہ البخاری و عن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر علی امراۃٍ مجذومۃ تطوف بالبیت قال یا امۃ اللہ اقعد فی بیتک ولا توذی الناس الحدیث رواہ محمد فی موطاہٗ۔

شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد را می باید کہ علم ناسخ و منسوخ دانستہ باشد و بدوں ایں علم اورا حکم شرع از غیر آں ممتاز و معلوم نمے تواند شد بسا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتویٰ خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہٰذا ابوجعفر نحاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست مردم عرض کردند کہ ایں واعظ است کہ مردم را از عذاب مے ترساند و از گناہان منع میکند فرمودند کہ غرض ایں شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد از وے پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میداند او گفت کہ ایں علم خوب ندارم فرمودند کہ اورا از مسجد برارید انتہیٰ بلفظہ

پس جب کہ روکنا مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعًا درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد

میں ان کے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور خدا تعالی مفسد کو دوست
نہیں رکھتا - حیث قَالَ وَاللہُ لا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ واللہ اعلم وعلمہ اتم
آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین الراقم محمد ولد مولوی
عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں
مردم بموجب حدیث اتبعوا السواد الاعظم من شذ فی النار خارج اندانہ
فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم
کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کونسل متعلقہ عبد الشکور خان
متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد - الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد
من احاب فقد صاب المجیب مطیع للہ والمجید
سید شمس الدین ابراہیم عفی عنہ